76052 ـ حد لاگو ہونے والا زنا

سوال

میں نے ایك فتوی جات کی ویب سائٹ پر پڑھا ہے کہ ایك نوجوان نے لڑکی کے ساتھ دخول کے علاوہ باقی سب اعمال زوجیت کیے، تو دین اسلام میں اس کا حکم کیا ہے ؟
اور کیا اس پر زنا کی حد ہو گی ؟
اور کیا یہ شمار ہو گا کہ اس نے لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے ؟
اور کیا اس لڑکی کے ساتھ اس کی شادی کفارہ شمار ہو گی ؟
اور اسے توبہ کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا ؟
تو اس ویب سائٹ کا جواب تھا یا مجھے یہ سمجھ آئی ہے کہ: اسے زانی شمار کیا جائیگا، کیونکہ جرم کا اقدام کرنا بھی اسے سرانجام دینے کی طرح ہی ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زنا میں حد جاری ہونے کے لیے دخول شرط ہے، اور وہ اس طرح ہے کہ عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے تو زنا شمار ہو گا، اور اگر وہ داخل نہ کرے، یا پھر اگلے حصہ میں سے کچھ داخل ہوا تو اس پر حد نہیں.

فقہاء کے ہاں زنا کی حد کےمتعلق متفقہ شروط کے بارہ میں الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" فقہاء کے مابین زنا کی حد میں یہ متفقہ شرط ہے کہ عضو تناسل کا اگلا حصہ، یا اس کے کٹے ہوئے میں سے کچھ حصہ عورت کی فرج میں داخل ہو تو حد جاری ہو گی، اور اگر اس نے بالکل داخل ہی نہ کیا ، یا پھر اس میں سے کچھ حصہ داخل کیا تو اس پر حد نہیں کیونکہ اس نے وطئ نہیں کی، اور اس میں انزال کی شرط نہیں، اور نہ ہی داخل کرنے کے وقت انتشار اور کھڑا ہونے کی شرط ہے، چاہے انزال ہوا ہو یا نہ حد واجب ہو گی، اس کا عضو تناسل کھڑا ہو یا منتشر ہو یا نہ ہو " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (24 / 23).

دوم:

زنا کی مبادیات اور شروعات مثلا بوس و کنار، اور دخول کے بغیر شرمگاہ کے ساتھ شرمگاہ لگانا، یہ سب کچھ زنا کا حکم نہیں لیتے، اور نہ ہی ایسا کرنے والے پر زنا کی حد جاری ہوگی، لیکن اسے تعزیر لگائی جائیگی، اور اسے ادب سکھایا جائیگا؛ کیونکہ اس نے واضح طور پر حرام کام کا ارتکاب کیا ہے.

اور اس لیے کہ ان اعمال اور مبادیات کے نتیجہ میں حقیقی زنا تك پہنچا جاتا ہے اسی بنا پر شریعت نے ان اعمال کو زنا کا نام دیا ہے، جیسا کہ درج ذیل بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ اللہ تعالی نے ابن آدم پر زنا میں سے اس کا حصہ لکھ رکھا ہے وہ اسے لازمی اور لامحالہ طور پر پا کر رہےگا، تو آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا بولنا ہے، اور دل خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور شرمگاہ اس سب کچھ کی تصدیق کرتی ہے، یا پھر تکذیب کر دیتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6243) صحیح مسلم حدیث نمبر (2657).

ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دیکھنے اور بولنے کا نام زنا اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ حقیقی زنا کی دعوت دیتے اور زنا کی طرف لے جانے والے ہیں، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اور شرمگاہ اس سب کچھ کی تصدیق کرتی ہے یا پھر تکذیب " انتہی.

ماخوذ از فتح الباری.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (81995) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم:

جس شخص سے یہ کام ہو جائیں اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں سچی اور پکی توبہ کرے، اور وہ اس طرح ہو گی کہ فوری طور پر وہ یہ اعمال ترك کردے، اور اس کے فعل پر نادم ہو، اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اور اس تك لے جانے والے سب اسباب مثلا خلوت، دیکھنا اور مصافحہ کرنا وغیرہ کو چھوڑ دے.

رہا اس لڑکی سے شادی کرنا تو اگر وہ لڑکی عفت و عصمت والی ہے اور اس نے زنا کا ارتکاب نہيں کیا، یا وہ اس سے دوچار ہو چکی ہے، اور پھر اس نے اللہ تعالی کے سامنے توبہ کر لی ہے تو پھر اس سے شادی کرنے ميں کوئی حرج نہيں.

اور ہمیں تو اس کی کوئی دلیل نہيں ملی جس سے یہ علم ہوتا ہو کہ اس لڑکی سے شادی کرنا اس معصیت و گناہ کا کفارہ بن جائيگا، بلکہ اس کا کفارہ تو اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرنا، اور اعمال کی اصلاح کرنا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا بلا شبہ میں اس شخص کو بخشنے والا ہوں جو توبہ کر کے ایمان لے آتا ہے، اور نیک و صالح اعمال کرتا ہے، اور پھر ہدایت پر آجاتا ہے طہ (82).

چہارم:

مطلقا یہ کہنا کہ کسی جرم کا اقدام کرنا اس کے فعل اور مرتکب ہونے کی طرح ہی ہے یہ صحیح نہيں، بلکہ اس میں تفصیل پائی جاتی ہے:

تو جس شخص نے کسی برائی اور معصیت کا ارادہ کیا اور پھر اس ارادہ کو ترک کر دیا تو اسے اس کا اجروثواب حاصل ہوگا، جیسا کہ ابن عباس سے مروی درج ذیل حدیث قدسی سے ثابت ہوتا ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:

بلا شبہ اللہ تعالی نے نیکیاں اور برائیاں لکھ رکھی ہیں، پھر اسے بیان کیا تو جس شخص نے بھی کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس نیکی کو سرانجام نہ دیا تو اللہ تعالی اپنے پاس اس کے لیے ایك پوری نیکی لکھ لیتا ہے، اور اگر اس نے اس کا ارادہ کر کے اس نیکی کو سرانجام بھی دے دیا تو اللہ تعالی اسے اپنے پاس دس نیکیوں لیکر کر سات سو اور اس سے بھی زیادہ لکھ لیتا ہے.

اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس برائی پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالی اپنے پاس اس کے لیے ایك نیکی لکھ لیتا ہے، اور اگر وہ اس برائی کو سرانجام دے لیتا ہے تو اللہ تعالی اپنے پاس اسے ایك برائی ہی لکھتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6491) صحیح مسلم حدیث نمبر (131).

اور اگر اس نے برائی کا ارادہ اور عزم کیا اور اس برائی کو شروع بھی کر لیا، یا پھر اسے حاصل کرنے کی کوشش کی

لیکن وہ کسی وجہ سے اسے سرانجام نہ دے سکا، تو اسے اس جرم کا گناہ ہوگا، اور اجر نہیں ملے گا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

" جب دو مسلمان ایك دوسرے سے تلوار کے ساتھ لڑتے ہیں، تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں.

صحابی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قاتل تھا، اور مقتول کس لیے جہنم میں جائیگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیونکہ وہ اپنے ساتھ کو قتل کرنے پر حریص تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (31) صحیح مسلم حدیث نمبر(2888)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تو اس سے ارادہ کی بنا پر مؤاخذہ کے مسئلہ میں نزاع کا فیصلہ ہو جاتا ہے، تو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ:

اگر اس نے عزم کر رکھا ہو تو اس کا مؤاخذہ ہوگا، اور بعض کہتے ہیں کہ: اس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا.

تحقیق یہی ہے کہ اگر ارادہ عزم میں بدل کر پختہ عزم بن جائے تو اس کے ساتھ قول یا فعل کا ملنا ضروری ہے؛ کیونکہ قدرت اور استطاعت کے ساتھ ارادہ اس چیز کو مقدور میں کر دیتا ہے.

اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اس سے اس شخص کا مؤاخذہ ہوگا انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے:

" جب دو مسلمان اپنی تلوار کے ساتھ ایك دوسرے سے لڑتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں " الحدیث.

اور اس میں کوئی دلیل نہیں (یعنی صرف ارادہ پر مؤاخذہ کی کوئی دلیل نہیں ہے)؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان دو شخصوں کا ذکر کیا ہے جو ایك دوسرے سے لڑتے اور ایك دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو یہ صرف عزم اور ارادہ نہیں، بلکہ یہ تو عزم کے ساتھ مقدور فعل کو سرانجام دینے کا کوشش ہے، لیکن وہ اپنی مراد پوری کرنے سے عاجز ہے، اور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس شخص کا مؤاخذہ ہوگا.

تو جو شخص شراب پینا چاہے اور پھر اپنے عمل اور قول سے اس کی کوشش بھی کرے، لیکن وہ اس سے عاجز رہے تو اس کے گنہگار ہونے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے، وہ شراب پینے والے کی طرح ہی ہے، چاہے اس نے پی نہیں.

اور اسی طرح جس اپنے قول اور عمل کے ساتھ زنا اور چوری وغیرہ کرنا چاہی تو تو سرانجام دینے والے کی طرح ہی گنہگار ہوگا، اور اس طرح قتل کرنے والا بھی ہے " انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی (14 / 122).

اور یہ تو آخرت میں گناہ کے حصول اور سزا کے مستحق ہونے کے اعتبار سے ہے، لیکن اس معصیت کی بنا پر دنیا میں ملنے والی سزا مثلا زنا کی حد تو یہ حد اور سزا صرف اسے ہی دی جائیگی جس نے حقیقی زنا کیا ہو، نہ کہ جس نے زنا کی کوشش کی اور پھر زنا کرنے سے عاجز رہا.

واللہ اعلم .